۵ کرکٹ اور مشاعرہ

اس غزل کی تدریس کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

- منثور اور منظوم کلام کے متعلق اشارات اور اہم نکات سُن کر ان کے فہم کا تجزیہ کر سکیں۔
- مختلف منظوم اور منثور اصناف ادب پڑھ کر مصنفین، شعراء کے طرزِ تحریر کی شناخت کر سکیں۔
- معلوماتی کتب، قاموس مترادفات، انٹرنیٹ، انسائیکلوپیڈیا، لغات وغیرہ سے حوالہ جاتی مواد تلاش کر کے بر محل استعمال کر سکیں۔
- کلام / بات درمیان سے سن کر اپنے حافظے سے تسلسل کے ساتھ اہم نکات بتا سکیں۔
- متن پڑھ کر خیالات، آرا اور رویوں کا آپس میں تعلق سمجھتے ہوئے رائے پیش کر سکیں۔
- اصناف سخن کے محاسن (استعارہ اور تشبیہ) کو شناخت کر سکیں۔
- اردو میں رائج دوسری زبانوں کے الفاظ کے درست اور موثر استعمال کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- اپنی گفت گو میں جذبے اور تاثر کے حوالے سے شدت اور لہجے کے زیر و بم کا لحاظ رکھ کر ڈرامائی کیفیات ادا کر سکیں۔

پڑھیں

مشاعرہ کا بھی تفریح ایم ہوتا ہے
مشاعرہ میں بھی کرکٹ کا گیم ہوتا ہے

وہاں جو لوگ کھلاڑی ہیں وہ یہاں شاعر
یہاں جو صدر نشیں ہے وہاں ہے امپائر

وہاں ریاضِ مسلسل سے کام چلتا ہے
یہاں گلے کے سہارے کلام چلتا ہے

وہاں بھی کھیل میں تو بال ہو تو فاؤل ہے
یہاں بھی شعر میں اہمال ہو تو فاؤل ہے

وہاں ہے ایل بی ڈبلیو یہاں یہ چکر ہے
کہ عندلیب مونث ہے یا مذکر ہے

وہاں بھی صرف مقدر کا کھیل ہوتا ہے
جو اَن لکی ہے یہاں بھی وہ فیل ہوتا ہے

وہاں جو لوگ اناڑی ہیں وقت کاٹتے ہیں
یہاں بھی کچھ متشاعر دماغ چاٹتے ہیں

ہوا کرے اگر اسکور اس کا زیرو ہے
یہاں جو شخص پھسڈی ہے وہ بھی ہیرو ہے

مرے خیال کو اہل نظر کریں گے کیچ
مشاعرہ بھی ہے اک طرح کا کرکٹ میچ

(خدا جھوٹ نہ بلوائے)

دلاور فگار (۱۹۲۹ء۔۱۹۹۸ء)

اصل نام دلاور حسین، تخلص فگار تھا۔ بدایون میں پیدا ہوئے۔ والد شاکر حسین مقامی کالج میں اُستاد تھے۔ شروع شروع میں دلاور فگار نے شباب کے تخلص سے بھی شاعری کی تھی۔ والد کی ناگہانی وفات کے بعد دلاور فگار کو بسلسلہ روزگار ڈاک خانے میں ملازمت اختیار کرنا پڑی لیکن اس کے باوجود آپ نے اپنی تعلیم کا سلسلہ منقطع نہ ہونے دیا اور بی اے کرنے کے بعد تدریس و تعلم کے پیشے سے منسلک ہوگئے۔ اسی دوران آگرہ یونی ورسٹی سے اُردو اور معاشیات کے مضامین میں ایم اے کا امتحان بھی پاس کر لیا۔ ۱۹۶۹ء میں وہ بدایون کو خیر باد کہہ کر کراچی چلے آئے اور اسی شہر کو اپنا مسکن بنالیا۔

آغاز میں دلاور فگار غزل کہا کرتے تھے اور معروف شاعر شکیل بدایونی سے اصلاح بھی لیتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی غزلیات کا ایک مجموعہ ''حادثے'' کے نام سے شائع ہوا۔ بعد میں اپنے استاد محترم کے مشورے سے شگفتہ شاعری کی جانب متوجہ ہوئے اور اس میں اپنا نام اور مقام بنایا۔ مزاحیہ قطعات اور منظومات کے باعث آپ کو شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی۔

دلاور فگار کی حسِ مزاح تیز ہے، شاعرانہ ہنر مندی اور طنز کے انداز نے واقعاتی مزاحیہ شاعری میں ان کی دھوم مچادی۔ ان کے طنزیہ نشتروں میں لطیف عنصر بھی نمایاں ہے جو قاری کی طبیعت پر گراں نہیں گزرتا۔ دلاور فگار نے ایک طویل مدت تک کراچی کے اخبارات ''جسارت''، ''نوائے وقت'' اور ''مساوات'' میں منظوم کالم نگاری بھی کی جسے عوام میں کافی مقبولیت حاصل تھی۔ اِن کا تمام طنزیہ مزاحیہ کلام ''کلیات دلاور فگار'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ تاہم شعری مجموعوں میں ستم ظریفیاں، شامت اعمال، مطلع عرض ہے، انگلیاں فگار اپنی، آداب عرض، از سر تو، خدا جھوٹ نہ بلوائے اور فی سبیل اللہ اہم ہیں۔ ۱۹۹۸ء میں آپ نے کراچی میں وفات پائی۔

مشق

۱۔ایک طالب علم اس نظم کے درج ذیل اشارات اور اہم نکات کو بلند آواز سے ادا کرے:

اس نظم میں دلاور فگار نے کرکٹ میچ اور مشاعرے کے دوران پیش آنے والی مختلف کیفیات کو مزاحیہ انداز سے مشابہت دیتے ہوئے بیان کیا ہے کہ کس طرح ایک کھلاڑی کی طرح ایک بے تکا شاعر عوام کو محظوظ اور لطف اندوز کرنے کا موقع بہم نہیں پہنچاتا بلکہ اپنی ناقص کارکردگی سے انھیں بیزاری کا شکار کرتا ہے۔ کرکٹ میچ ہی کی مانند مشاعرے میں بھی شعرا کو مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ شاعر نے ان سب معاملات کو ہلکے پھلکے شگفتہ انداز میں بیان کیا ہے۔

❖ پڑھے گئے منظوم کلام کرکٹ اور مشاعرہ سے متعلق اشارات اہم نکات آپ نے ملاحظہ کیے، اب طلبہ باری باری ان کے فہم کا تجزیہ کرنے کی مشق کریں۔

۲۔درج ذیل اشعار کو ایک طالب علم ساتھی طلبہ کے سامنے بلند آواز سے پڑھے۔ باقی طلبہ انھیں سُن کر اپنے حافظے سے تسلسل کے ساتھ نظم کے اہم نکات باری باری بیان کریں۔

وہاں جو لوگ کھلاڑی ہیں وہ یہاں شاعر
یہاں جو صدر نشیں ہے وہاں ہے امپائر
وہاں پہ شرط کہ ہو زورِ بازوئے محمود
یہاں یہ قید کہ ہو لحن حضرت داود

۳۔طنز و مزاح

زندگی کے عیوب و نقائص، ماحول کی ناہمواریوں اور بے اعتدالیوں، لوگوں کے انفرادی یا اجتماعی عادات، سیاسی، سماجی یا اقتصادی نظام کی کمزوریوں اور خامیوں کو مزاحیہ انداز میں اس طرح پیش کرنا کہ وہ لوگوں کو بُرا نہ لگے اور ان کے ذہن ان خامیوں کی طرف متوجہ بھی ہو جائیں طنز کہلاتا ہے۔

مزاح پیدا کرنے کے لیے ایک مزاح نگار الفاظ کے ہیر پھیر، واقعات اور حرکات و سکنات سے کام لیتا ہے۔ مزاح میں کسی خاص شخص یا ادارے کو نشانہ تضحیک نہیں بنایا جاتا اور نہ ہی اس کا مقصد کسی قسم کی اصلاح ہوتا ہے بلکہ یہ صرف فرحت و خوشی پیدا کرنے کے لیے بروئے کار لایا جاتا ہے۔

دلاور فگار نے اپنی اس نظم میں طنز و مزاح کو مزید لطیف بنانے کے لیے انگریزی زبان کے الفاظ کو بھی خوب صورتی اور کامیابی سے استعمال کیا ہے۔ جس سے اردو میں رائج دوسری زبانوں کے الفاظ کے درست اور موثر استعمال کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

❖ **دلاور فگار کی طرح اُردو کے مایہ ناز شاعر اکبر الہٰ آبادی نے بھی اردو شاعری میں انگریزی زبان کے الفاظ کو درست اور موثر انداز میں استعمال کیا ہے۔ ان کے درج ذیل اشعار پڑھتے ہوئے اُردو میں رائج دوسری زبانوں کے الفاظ کے استعمال کی اہمیت کو سمجھنے کی مشق کریں:**

کوٹھی میں جمع ہے نہ ڈپازٹ ہے بینک میں
قلاش کر دیا مجھے دو چار تھینک نے
تم شوق سے کالج میں پڑھو پارک میں پھولو

جائز ہے غباروں میں اڑو چرخ پہ جھولو
ہم کیا کہیں احباب کیا کارِ نمایاں کر گئے
بی اے ہوئے ، نوکر ہوئے ، پنشن ملی ، پھر مر گئے

۴۔ نظم کا متن آپ نے پڑھا۔ درج ذیل اشعار کو خصوصی طور پر پڑھ کر تمام طلبہ باری باری دلاور فگار کے طرزِ تحریر کی شناخت کرنے کی مشق کریں۔

وہاں بھی کھیل میں نو بال ہو تو فاؤل ہے
یہاں بھی شعر میں اہمال ہو تو فاؤل ہے
وہاں بھی صرف مقدر کا کھیل ہوتا ہے
جو اَن لکی ہے یہاں بھی فیل ہوتا ہے
وہاں ہے ایک ہی کپتان پوری ٹیم کی جان
یہاں ہر ایک پلیئر ہے بجائے خود کپتان

۵۔ شاعر نے مختلف کیفیات کے ذریعے "کرکٹ اور مشاعرے" میں فرق واضح کیا ہے، تمام طلبہ باری باری اس نظم پر اس انداز میں گفتگو کریں کہ اس میں جذبے اور تاثر کے حوالے سے شدت اور لہجے کے زیر و بم کا لحاظ رکھ کر ڈرامائی کیفیات ادا ہو سکیں۔

۶۔ شاعر نے کرکٹ میچ اور مشاعرے کے حوالے سے اپنے خیالات، آرا اور رویے کا اظہار کیا ہے۔ آپ اس نظم کے متن کو پڑھ کر ان خیالات، آراء کے آپس کے تعلق کو سمجھتے ہوئے کرکٹ کے ایک ناکام کھلاڑی اور ایک بے تکے شاعر کے متعلق اپنی رائے دیں۔

۷۔ اصناف سخن کے محاسن (استعارہ، تشبیہ اور ان کے ارکان)

i۔ استعارہ اور ارکانِ استعارہ

استعارہ کے لفظی معنی ادھار لینے کے ہیں۔ علم بیان کی رو سے جب کوئی لفظ اصل کی بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہو اور اس کے حقیقی اور مجازی معنوں کا تعلق تشبیہ کا ہو تو اسے استعارہ کہتے ہیں۔ یوں سمجھ لیں کہ تشبیہ میں جو بات مشبہ میں ہوتی ہے اس کا ذکر استعارہ میں نہیں ہوتا۔ لیکن استعارہ میں مشبہ بہ کو مشبہ مان لیا جاتا ہے۔ مثلاً: ماں اپنے بچے کے لیے کہے: چاند سو رہا ہے۔

اک روشن دماغ تھا نہ رہا
شہر میں اک چراغ تھا نہ رہا

ارکان استعارہ: استعارہ کے تین ارکان ہوتے ہیں۔

ا۔ مستعار لہ: جس کے لیے لفظ اُدھار لیا جائے اس کا ذکر استعارے میں نہیں ہوتا۔ اوپر دی گئی مثالوں میں بچہ اور عظیم شخصیت بطور مستعار لہ لوگوں کے استعمال ہوئے ہیں۔

۲۔ مستعار منہ: جس لفظ یا معنی اُدھار لیے جائیں۔ اوپر دی گئی مثالوں میں چاند اور روشن چراغ

۳۔ وجہ جامع: مشترک خوبی یا خامی، اوپر دی گئی مثالوں میں خوبصورتی اور علم کی روشنی۔

ii۔ تشبیہ اور ارکان تشبیہ

تشبیہ کے لفظی معنی ایک چیز کو دوسری چیز کے مانند قرار دینا یا مثال دینا۔ اور علم بیان کی رو سے ایک چیز کسی مشترک خوبی کی بنا پر دوسری چیز کے مانند قرار دیا جائے۔ جبکہ وہ خوبی دوسری چیز میں زیادہ پائی جاتی ہو تو اسے تشبیہ کہتے ہیں۔ مثلاً:

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

بچہ چاند کی طرح خوبصورت ہے۔

اس فقرے میں بچے کی خوبصورتی کو چاند سے تشبیہ دے کر اس کے حسن کو ظاہر کیا گیا ہے چونکہ چاند حسن کے لحاظ سے زیادہ خوبصورت ہوتا ہے۔ لہٰذا بچے کی خوبصورتی کو چاند کی مانند قرار دیا گیا ہے۔ ارکان تشبیہ :۔ تشبیہ کے پانچ ارکان ہیں: مشبہ، مشبہ بہ، حروف تشبیہ، وجہ شبہ، غرض تشبیہ

❖ **استعارہ اور تشبیہ کی ایک شعری اور ایک نثری مثال دے کر ان میں ارکان استعارہ اور ارکانِ تشبیہ کی وضاحت کریں۔**

سرگرمی

ا۔ درج ذیل اُردُو طنز و مزاح گو شعرا کے شعری مجموعے لائبریری سے جاری کروائیں اپنی پسند کی اور ان کی ایک ایک نظم طنزیہ و مزاحیہ نظم لکھ کر اپنی ایک بیاض ترتیب دیں۔

الف۔ اکبرالہ آبادی　　　ب۔ سید محمد جعفری
ج۔ سید ضمیر جعفری　　　د۔ سرفراز شاہد

مختلف معلوماتی کتب، قاموس، مترادفات، انٹرنیٹ، انسائیکلوپیڈیا یا لغات وغیرہ سے ان شعراء کے متعلق حوالہ جاتی مواد تلاش کر کے اُن کا مختلف مواقع پر برمحل استعمال کرنے کی مشق کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- نظم کی تدریس سے قبل شاعری میں مزاح تخلیق کرنے کے مختلف طریقوں مثلاً: پیروڈی، تحریف نگاری وغیرہ پر استحسانی اور تنقیدی گفتگو کریں۔
- طلبہ کو لائبریری لے کر جائیں اور انھیں معلومات کتب، قاموس مترادفات، انٹرنیٹ، انسائیکلوپیڈیا، لغات وغیرہ سے حوالہ جاتی مواد تلاش کرنے اور اسے برمحل استعمال کرنے کی مشق کرائیں۔
- طلبہ کو اردو میں رائج دوسری زبانوں کے الفاظ کے درست اور موثر استعمال کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ کریں۔